ولقد رآہ بالافق المبین ۞ وما ھو علی الغیب بضنین ۞

فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

# تحفہ رجبی شریف

المسمّٰی بہ

## معراج احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم

و

## رویت پروردگار عز وجل

مجلس علماء جماعت حنفیہ جمعیت الاحناف صدر بازار کراچی
برائے افادہ برادران اسلام شائع کیا

امید ہے کہ شائقین و ناظرین ہاتھوں ہاتھ رسالہ کو خرید فرما کر اسکی اشاعت میں سعی بلیغ
فرمائینگے تا آنکہ ایک دوسرا رسالہ الاعلام لاہل الاسلام بہت جلد طبع و شائع ہو کر ناظرین …

مطبع اخبار دبدبۂ سکندری ریاست رامپور میں طبع ہوا

۱۳۳۲ھ ۱۹۱۴ء

# قصیدہ در تہنیت شادی اسرا

جسکی ہر سطر مروارید فصاحت کی سلک آبدار جسکا ہر مصرع گلہائے بلاغت کا خوشنما ہار ہر لفظ عمدہ پاکیزہ رو بو ہر حسن سے آراستہ تحقیق صوری و معنوی کا دریا جوش کی شاہین بین اللسوا اخبر مبعث نبی ہے بصورت غزل کو کمال جوش و خروش میں للنیو الان جانشان حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مست و بیخود بنانیوالا جسکی نظیر عالم میں مفقود سراپا محمود و مسعود تصنیف لطیف بلبل گلشن نعت طرز دان سخن آرا فصحا و بلغا استاذ الشعرا امام المحققین تاج المدققین اعلیحضرت پیشوا اہلسنت مجدد مأۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ عالیجناب تقدس مآب مولانا مولوی حاجی قاری شاہ محمد احمد رضا خانصاحب قبلہ محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی مد ظلہم الاقدس

وہ سرور کشور رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لیے تھے

بہار ہے شادیاں مبارک چمن کو آبادیاں مبارک
ملک فلک اپنی اپنی لے میں یہ گھر عنادل کا بولتے تھے

وہاں فلک پر یہاں زمیں میں رچی تھی شادی مچی تھی دھومیں
ادھر سے انوار ہنستے آتے ادھر سے نفحات اٹھ رہے تھے

یہ چھوٹ پڑتی تھی انکے رخ کی کہ عرش تک چاندنی تھی چھٹکی
وہ رات کیا جگمگا رہی تھی جگہ جگہ نصب آئنے تھے

نئی دلہن کی پھبن میں کعبہ نکھر کے سنورا سنور کے نکھرا
حجر کے صدقے کمر کے اک تل میں رنگ لاکھوں بناؤ کے تھے

نظر میں دولہا کے پیارے جلوے حیا سے محراب سر جھکائے
سیاہ پردے کے منہ پہ آنچل تجلی ذات بحت سے تھے

خوشی کے بادل امنڈ کے آئے دلوں کے طاؤس رنگ لائے
وہ نغمۂ نعت کا سماں تھا حرم کو خود وجد آرہے تھے

یہ جھوما میزاب زر کا جھومر کہ آرہا کان پر ڈھلک کر
پھوہار برسی تو موتی جھڑ کر حطیم کی گود میں بھرے تھے

دلہن کی خوشبو سے مست کپڑے نسیم گستاخ آنچلوں سے
غلاف مشکیں جو اڑ رہا تھا غزال نافے بسا رہے تھے

پہاڑیوں کا وہ حسن تزئین وہ اونچی چوٹی وہ ناز و تمکین
صبا سے سبزہ میں لہریں آتیں دوپٹے دھانی چنے ہوئے تھے

[illegible]

[illegible]

پڑھا علیہ السلام کے جو وصف کر دل کیا نام رب کا کہ تب حضرت
ادا نعت حمد و نعمت غرض سے جلوہ گر تا تجھے آئے بیٹھا
ملائک و سر دھیان حق ہمان ترک تکلف سب تجھ بھی واں
سنا یہ کہ اتنے میں ان پاس بی ہوا جس کا یہ بیان
فلک تھے وہ لا سبحان نجھ ساقی وہ دلبر کہا وہ پیلو
سوں بی کری سجدے تو جا وہ رنگ ریکھ کا بھونا
جبلوہ میں ضمیر عقل او ڈرتے تھے جیکہ گیا او تو
ودی کی سر مان میں کر اوڑ تو تو اور نڈے کو اور بھرم
سنا ایسے میں عرش حق سے نحر رہے مبارک سو تاج جو ا
پیسے تنکے بیچ کا لا دہا شاہ جا ون کہا ان میں آتا
جھکا تہا بحر جو عرش اعلیٰ کر کہتے سجدہ میں
ضیا عرش سوں بچ آتیں نکی بلیں جل ملا میں
بی ان میں تہا کہ یہاں حمد خبر لایا کے چلئے حضرت
پڑھو اے محمد قرین ہوا محمد آپ سرور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مبارک تو شان ہی تجھ کو ہیا بے نیازی
کہو کر کے تجھ کو تمام گزرے گزند ہووے
رسا عرش سب کہا تہا نشان الکرمان شیا
وہ سب ہم آن آپ ہو جب تہا شکل وہ تہا
بیان محبت تا سب
پڑھا کلمہ شہادت نام کو یہ تہا فضل تہا اور سر کا

نیازیں کے حلبوں کی تحفت عرش سے حق میں لیا تھا
زینت و ظلمت تہا آج جو بیٹھا کئے تھے
الہی تجھ کو تب تک بنے لب آپ جلوہ کر چکے تھے
سواری وطا کی جو شاہی آئی میرے تہیں کرتے تھے
نکا جب حلا میں حبیبی نگاہ حسرت کی لوے تھے
حرم جنگلیں بھی ان کا وسو سو سہی جو چھپے تو تھے
سو یہی بچھے تھے مہک محبی تھا دم لگ رہے
اور تھا جنیے کلا بی کو تم کر کر غن ہوتے تھے
نبی آخر وہ آئے جو بیٹھے آج شرف کرے تھے
پھر اونکے تلووں کا پاؤں بو یہ مریم کیوں کر تھے
یہ کہیں بھی کون آیا تہا گیا وہ راہ میں بہرے تھے
خورشید کیا چمکتے چراغ سو خدا اپنا کرتے تھے
تمہاری خاطر کشادہ میں کلیم پہ سبحتے تھے
شاہ جا یہ ان کیا ندا تھی یہ کیا ان سکیا تمام تھے
کہیں تو جو عرش لیس تہا کہیں تقاضے وصال تھے
پڑے میں ہاں خود حسرت کو لا کے سنا کہدے گئے تھے
نکلو کہ محبی کو ہی کہ ہی تمہارے اسم چلے تھے
بلال و سبت کا ساسنا تہا ال و حرمت لوچارتے تھے
جب قرب او ینھوں کی سرخ تو لاکھو سو گئے لدے تھے
نزول نہیں تو افراد لئے تقدلی کے سلسلے

ہوا یہ آخر کہ ایک بجرا تموجِ بحرِ ہو میں ابھرا
دنیٰ کی گودی میں ان کو لے کر فنا کے لنگر اٹھا دیے تھے

کسے ملے گھاٹ کا کنارا کدھر سے گزرا کہاں اتارا
بھرا جو مثلِ نظر طرارا وہ اپنی آنکھوں سے خود چھپے تھے

اٹھے جو قصرِ دنیٰ کے پردے کوئی خبر دے تو کیا خبر دے
وہاں تو جا ہی نہیں دوئی کی نہ کہہ کہ وہ بھی نہ تھے ارے تھے

وہ باغ کچھ ایسا رنگ لایا کہ غنچہ و گل کا فرق اٹھایا
گرہ میں کلیوں کی باغ پھولے گلوں کے تکمے لگے ہوئے تھے

محیط و مرکز میں فرق مشکل رہے نہ فاصل خطوط واصل
کمانیں حیرت میں سر جھکائے عجیب چکر میں دائرے تھے

حجاب اٹھنے میں لاکھوں پردے ہر ایک پردے میں لاکھوں جلوے
عجب گھڑی تھی کہ وصل و فرقت جنم کے بچھڑے گلے ملے تھے

زبانیں سوکھی دکھا کے موجیں تڑپ رہی تھیں کہ پانی پائیں
بھنور کو یہ ضعفِ تشنگی تھا کہ حلقے آنکھوں میں پڑ گئے تھے

وہی ہے اول وہی ہے آخر وہی ہے باطن وہی ہے ظاہر
اسی کے جلوے اسی سے ملنے اسی سے اس کی طرف گئے تھے

کمانِ امکاں کے جھوٹے نقطو تم اول آخر کے پھیر میں ہو
محیط کی چال سے تو پوچھو کدھر سے آئے کدھر گئے تھے

ادھر سے تھیں نذرِ شہ نمازیں ادھر سے انعامِ خسروی میں
سلام و رحمت کے ہار گندھ کر گلوئے پرنور میں پڑے تھے

زبان کو انتظارِ گفتن تو گوش کو حسرتِ شنیدن
یہاں جو کہنا تھا کہہ لیا تھا جو بات سننی تھی سن چکے تھے

وہ برجِ بطحا کا ماہ پارہ بہشت کی سیر کو سدھارا
چمک پہ تھا خلد کا ستارہ کہ اس قمر کے قدم گئے تھے

سرورِ مقدم کی روشنی تھی کہ تابشوں سے مہِ عرب کی
جناں کے گلشن تھے جھاڑ فرشی جو پھول تھے سب کنول بنے تھے

طرب کی نازش کہ ہاں لچکیے ادب وہ بندش کہ ہل نہ سکیے
یہ جوشِ ضدین تھا کہ پودے کشاکشِ ارّہ کے تلے تھے

خدا کی قدرت کہ چاند حق کے کروروں منزل میں جلوہ کرکے
ابھی نہ تاروں کی چھاؤں بدلی کہ نور کے تڑکے آ لیے تھے

نبیِ رحمت شفیعِ امت رضاؔ پہ للہ ہو عنایت
اسے بھی ان خلعتوں سے حصہ جو خاص رحمت کے واں بٹے تھے

ثنائے سرکار ہے وظیفہ قبولِ سرکار ہے تمنا
نہ شاعری کی ہوس نہ پروا روی تھی کیا کیسے قافیے تھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

قولہ تعالیٰ مازاغ البصر وما طغی

قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رأیت ربی عزوجل

دید خدا را نہ بچشم دگر بلکہ بدین چشم و بدین چشم سر

| | |
|---|---|
| چو بلا مکان تو زدی قدم | دو کمان جذب شدہ بہم |
| نگہِ دو ابروئی یار خم | نہ کمان کم است و نہ تیر کم |
| نہ بدل غمے نہ بدیدہ نم | نہ دو سو نظارہ ربودہ غم |
| چو رسید قطرہ بسوئی یم | لبِ خضر گفت شہ امم |
| بلغ العلیٰ بکمالہ | کشف الدجیٰ بجمالہ |
| حسنت جمیع خصالہ | صلوا علیہ وآلہ |

اون مسائل سے کہ جنمین اختلاف برپا ہے ایک یہ مسلہ بہی ہے بعض اسطرف

ہین کہ رویت باری تعالےٰ دنیا مین قطعاً محال ہے خواہ کسی ولی کے لیے ہو یا نبی کے

لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار۔ چنانچہ فرقۂ معتزلہ و نیاچریہ نے
اس آیۂ کریمہ سے استدلال کرکے قیامت میں بھی دیدار خداوندی کو محال قرار
دیا ہے نعوذ باللہ من سوء الاعتقاد اور خدا چاہے تو انکے لئے ایسا ہی ہوگا کہ
بغیر دیدار خداوندی جاودانہ کے نار والسقر کردیئے جائینگے وبئس المصیر
ومن کان فی ھذہ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی واضل سبیلا۔ معتزلہ و نیاچرہ
کے شریعت وعقل قریب قریب مترادف المعنے اور ایک ہی ہیں اور یہ مسلم نما
لوگ اکثر شعائر اسلام و ابطال احکام شرع نبوی علیہ السلام کے منکر ہیں
چنانچہ کہتے ہیں قرآن مخلوق ہے اور مردوں کو صدقات و دعا سے کوئی نفع نہیں
پہنچتا اور معراج بیت المقدس کے سفر سے زیادہ نہیں ہوئی اور حساب میزان
کچھ نہیں اور عرش خدا کی طرف سے نہیں اور علامات قیامت مثال دجال وغیرہ
کوئی چیز نہیں اور دیدار خدا کا قیامت میں نہ ہوگا وغیرہ وغیرہ بہت سی باتیں
کہ سب مخالف مذہب حقہ اہل السنۃ والجماعۃ ہیں کہ انکا ثبوت اور ان سب کا
روشن بیان ایک دوسرے بسیط بحث کا معرکۃ الآرا میدان ہوگا مگر بغیر
دست قدرت ہی الفکر ثبوت باری تعالیٰ فی المعراج ہے۔ معراج کے مشہور
قصے و روایات معتبر مستند کتب احادیث و تفاسیر میں مفصل و مدلل موجود ہیں
تفصیل معراج کا ذکر بھی اس وقت موجب تطویل ہے اور یقین ہے کہ ناظرین کرام
اکثر واقف ہونگے ہیں اور مختصر طور پر اطلاع کئے دیتے ہیں سبحان الذی اسریٰ یعنے

سفر معراج شریف مین اعظم مقاصد اور اہم مطالب رویت باری تعالےٰ ہے
جسمین خاصکر آجکل عوام وخواص مین سے بعض بعض کو تامل وتذبذب ہے
رجبی شریف کے ایام ذکر معراج کے لئے مشہور ہین ہندوستان اور تمام
بلاد اسلام مین عموماً اہل اسلام واقعات معراج ان ایام مین بیان کیا اور سنا کرتے
ہین خصوصاً حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً مین تو خطبۂ معراج تلاوت
کیا جاتا ہے اور مدینہ طیبہ کی رجبی شریف عالم اسلام مین مشہور ومعروف
ہے کہ دنیا بھر مین رجبی شریف کا ایسا اہتمام کہین نہین ہوتا ہے اور کیونکر
نہو وہ لوگ دیار محبوب کے رہنے والے واقعات رسالت ونبوت کے جلالت
وعظمت کے جاننے والے اور قدر کرنے والے ہین ہم دور افتادہ جتنے دور
ہین اوتنے ہی بیگانہ ہین یہی وجہ ہے کہ کہین محفل میلاد کو کنہیا کا جنم
کہین اعراس بزرگان کو میلۂ ہندوان سے تشبیہ دیجاتی اور کیا کیا مفسدے
برپا ہین جو اخباری دنیا مین مزخرفات شیطانی کیطرح ظاہر و باہر ہین
البتہ جہان کہین ہندوستان مین نسبت رسالتمابی موجود ہے وہان اب بھی
بہ فیضان رسالت مشہود ہے کہ کوچہ کوچہ محلہ محلہ خوشبوئے محبت رسالت
پناہی ومودت والفت حبیب الٰہی سے معنبر ومعطر ہے اور تزک واحتشام
عزت واحترام حرمین طیبین کی جھلک نظر آجاتی ہے بنا برین ہندوستان مین
اکثر مقامات پر رجبی شریف نہایت اہتمام کے ساتھ منائی جاتی ہے اور کسطرح

رشک و احتشام سے تعبیر کیا جائے کہ جانی تبرکات صانع کو تعینات جل جلالہ
و عم نوالہ نے ہو اس شب کو بہت ارض و سموات حور و قصور و غلمان
جنان کو آراستہ و پیراستہ کیا حضرت شاعر البلیغ امیر مینائی رحمتہ اللہ
تعالیٰ علیہ اپنے قصائد میں اس شب کی آراستگی کا ایک گونہ عکس و نقشہ
کھینچے ہیں مرحوم الذکر کا قصیدہ کچھ اشعار درج کئے دیتے ہیں امید ہے کہ
ناظرین و سامعین حال رحمتہ العالمین پڑھ کر ذوق بااثر حاصل کر کے مستفید ہوں گے

کیا بات ہے کہ آج اوج پہ رنگ جہان ہے — آراستہ خدا کا ہر اک کارخانہ ہے
قدسی میں شاد ہر طرف جشن جہان ہے — جو حور ہے زبان پہ اس کے ترانہ ہے

بزم طرب میں شمع جلی اختصاص کی
شب ہے وصال عاشق و معشوق خاص کی

آثار لطف رب کے نمودار ہو گئے — کیسے کشادہ پردۂ اسرار ہو گئے
خوشبو سے کعبے کوچہ عطار ہو گئے — آئینۂ حلب در و دیوار ہو گئے

تارے ہیں کہکشاں میں نمایاں سپہر پر
ہے آج شام ہی سے چراغاں سپہر پر

کیا قصر ... شب ... ہے عیاں — حور و غلمان میں ... دل خلق شادمان
وہ مشک ... ہے کہاں کہاں — سب کے دماغ تازہ عطر ہے مغز جان

تسنیم ہو گئی ہے کرم کا ظہور ہے

گویا فلک سے بارش باران نور ہے

اس شب کی روشنی کا رہ گیا کوئی بیان
ہے بحر نور پر تو مہتاب سے جہان
انجم سے رشک کان جواہر ہے آسمان
ہے صاف کاکل گوہر شہوار کہکشان

روشن جہان میں روشنی شمع رب ہوئی
جو ہر ہزار روز کا کھولکے یہ شب ہوئی

پہنچا ہے حکم نافذِ خالقِ انس و جان
نہریں سخاؤ جود کی ہوں ہر طرف روان
ہو معدنِ فیوضِ زمین تا آسمان
شاداب ہو زمانہ یہ ہو چمن جہان جہان

آرائش اسقدر ہو زمانہ دولہن بنے
زینت یہ نو سپہر کی ہے نور تن بنے

ہاں خازنِ بہشت ذرا اہتمام کر
چمکا کے پھول پھول کو ماہ تمام کر
آراستہ ہو قصرِ جنان انتظام کر
محبوب کو پسند آئے جو وہ کام کر

حوریں لباس بدلیں برابر نئی نئی
آرائشوں کے ساتھ پھریں زیور نئی نئی

اس شب کا انتظار تھا عہد دراز سے
حوروں سے کہدو عشوۂ انداز و ناز سے
قدسی صیر نیاز او تھائیں نماز سے
پابوس جا کے جلد ہوں شاہ حجاز سے

آئی یہ شب نجات ہوئی کائنات کی
طوبےٰ کا برگ برگ سفینہ نجات کی

اللہ رے عرش پاک ہے کیا مرحمت
وا ہو رہا ہے در الطاف و مکرمت

روشن جہاں جہاں ہے مجمع معصیت
دوزخ ہے حور حور کو جنت میں تہنیت

طالب ہوا ہے ناظر جہاں کرم پر
قل غیر منعدم ہوا ہے روشن عظیم پر

جادو ہے گل جلوہ فشاں و جلوہ گر ہے
جھکے ہوئے ہیں سب علم حضور

انکھوں نے قدسیوں کی بچھایا ہے فرش نور
ہے جلوہ بست اوجِ لامکاں سے دور دور

مستانے آگئی ہے شفق روئے مہر پر
جھوٹے نہیں ہوا تو میں اختر سپہر پر

مرکز ہوا کام میں سکال جبرئیل
رکھی گئی ہے شاہوں کے لئے زنبیل

پالی لئے کھڑے ہیں سرِ راہ خود خلیل
حوضِ طرب میں ہے تسنیم سلسبیل

گرداب ہو رہے رقص کناں پائے کوب ہے
گرداب و مہر حباب ہے ہر موج خوب ہے

ہر جلوہ خدا کے اہل جہاں کی دھوم ہے
عظمت سے مرجع آ سلطاں کی دھوم ہے

محبوب خاص خالق سبحاں کی دھوم ہے
میرے سماں شہ ذیشاں کی دھوم ہے

تعظیم کی بنا ہے حرم سے بڑی ہوئی
صف ہے ملائکہ کی دو رستہ کھڑی ہوئی

دروازہ کھلے رحمت ربّ اعلیٰ کا
گنجینہ ہائے لطفِ خدا محمد کا

| | |
|---|---|
| کیا کھل شب سے دیدۂ عقل و خرد کھلے | سب عقدہ ہائے بستۂ ازل ابد کھلے |

فیض خدا کے مخزن انوار ہو گئے
طالع تمام خلق کے بیدار ہو گئے

الی آخر الکلام فی مجموعۃ الشیخ المیناقی اللکھنوی علیہ الرحمۃ آمدم بر سر مطلب جہاں قصص معراج مملو از فضل و ابتہاج نظر و سماعت سامعین و ناظرین سے گذرے ہونگے اس شعر کو بھی سنا ہوگا ~ خدا رخ سے پردہ اٹھاتا ہے آج ؛ محمد کو جلوہ دکھاتا ہے آج ۔ کہیں یہ بھی سننے میں آیا ہوگا ~ کہ شب معراج کا بہانہ تھا ؛ اپنے محبوب کو بلانا تھا ۔ حضرت لطف مرحوم کہتے ہیں ~ محبوب خدا عرش پہ پہنچا شب معراج ؛ پردہ سے خدا خود نکل آیا شب معراج ؛ حاصل یہ ہوا آپکو رتبہ شب معراج ؛ ان آنکھوں سے اللہ کو دیکھا شب معراج جلال کہتے ہیں ~ فرماتا تھا مولیٰ یہ سر عرش معلّیٰ ؛ اکرم صلعم بصد شوق چلا آئے محمد ؛ کہہ دو کہ بہت جلد محبت کی کشش ہے ؛ اس خلوت وحدت میں بس آجائے محمد ۔ حضرت استاذی مولانا درس حسان الہند اپنے قصیدہ میں ایک مقام پر لکھتے ہیں ~ کہتے ہیں جسے وصل کی شب یعنی وہ جانی ؛ یہ تو تنہا شب معراج میں اور تیرا خدا تھا ۔ مگر ایک گروہ کا خیال ہے کہ یہ شاید محض شاعری مبالغے ہیں معراج کے اصل قصے کے ساتھ اسکا تعلق نہیں حالانکہ بات یہ ہے کہ نظر بصیرت اور نور ایمان سے دیکھا جائے تو اور سب خرد حجاب سے تھے

سے جیسا مثل رسول معانی رویت باری تعالےٰ لاجل اعلائی جیسا کہ آگے چلکر
ظاہر ہوگا ورنہ ملکوت السموات والارض کی رویت تو دیگر اولوالعزم و رسل کو
حاصل ہو چکی ہے پڑھئے۔ وکذالک نری ابراھیم ملکوت السموات والارض
ولیکون من الموقنین۔ آج بھی بعض بس امور میں متامل ہیں اور اوس بنا پر خیال ہے
کہ دیدار الٰہی اس عالم میں محال ہے یا یوں قائل ہوکر رہ جاتے ہیں کہ رأئی
رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم عن فؤاد القلب یعنے دیکھا حضور نے معراج
میں رب غفور کو دل کی آنکھ سے تھا۔ جیسے ہمارے مسائل میں اختلاف بھی
ہوا کرتا ہے اور یہیں تک اختلاف امتی رحمۃ بھی صحیح ہے آپنے ملاحظہ فرمایا ہوگا
کہ بیشتر احکام میں مذاہب اربعہ میں اختلاف ہے لیکن انکے ساتھی ہر
گروہ اپنے مقتدایان مذہب کے مسلک پر رہتا ہے اور اسپر بھی بلحاظ جمہوریت
وموثوقیت ایک تحقیق کی راہ باقی رہتی ہے جس سے وضوح حق بخوبی ہوجایا
کرتا ہے ورنہ ایک جماعت ایسی بھی ہے کہ جو سرے سے معراج جسمانی کے قائل
ہی نہیں اور اونکے نزدیک سارا معراج روحانی طور پر اور فؤاد قلبی سے ہوئی
اونہوں نے مسئلہ معراج کے ایک جزو اعظم رویت رب اکرم کے ساتھ کل کے
کل کے تاویل کر ڈال غلط بنا اس مسئلہ کے متعلق اور کئی قسم کے شکوک الگ
الگ گروہ کو لاحق ہیں اور ایسے متشکک المزاج حضرات کو نہ معلوم کن کن اعتقادیات
میں شکوک و تذبذب ہے حتی کہ بعض ملحدین کو وجود باری تعالےٰ میں بھی تامل ہے

نعوذ باللہ من ذالک الاعتقاد و نستعینہ و نستغفرہ و نتوکل علیہ اللھم اھدنا الصراط
المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین آمین بجاہ سید
المرسلین صلوات اللہ تعالے و سلامہ علیہ و علے آلہ و صحبہ اجمعین ۔

اے محبان دین و ملت و برادران اہل سنت مؤمن کامل کا فرض ہے کہ
جہانتک ممکن ہو عظمت رسالتمآبی کا بہ قسم مسائل و احکام معاملات و اعتقادیہ
میں پورا پورا لحاظ رکھے کہ فرمایا جناب تقدس و تعالے جل جلالہ نے اپنے
کلام معجزت نظام میں ۔ یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا و مبشرا و نذیرا لتؤمنوا
باللہ و رسولہ و تعزروہ و توقروہ و تسبحوہ بکرۃ و اصیلا ۔ دیکھئے اس آیہ جلیلہ میں
اللہ پاک نے ایمان باللہ و رسولہ کے بعد حضور کی عظمت و توقیر کا امر فرمایا
پھر ارشاد ہوا کہ صبح و شام اپنے مولے تعالے کی تسبیح یعنے عبادت کیجئے
ولہذا اختلافات میں جس طرف شان رسالت کی عظمت و عزت ملاحظہ کیجئے عمل
اوسیطرف ہو جائے یہی وجہ ہے کہ ہمارے علماء محققین رحمہم اللہ تعالے نے فضائل
میں احادیث ضعیفہ کو بھی مرتبہ قوی و مستند ہونیکا بخشا ہے مسئلہ اصول حدیث
کا ہے جسپر اتفاق جملہ محدثین کا ہے پس یہ چند سطور اس مسئلہ خاص میں اپنی
ناچیز و بے مقدور کوشش سے تحفہ رجبی شریف کے طور پر ہدیۂ ناظرین کئے
جاتے ہیں تاکہ ایک گونہ انکشاف اس مسئلہ میں حاصل ہو جائے اور حجاب اختلاف
و تنکر بلوہ حق و مقصود نظر آ جائے و باللہ التوفیق و ہو نعم الرفیق امید ہے کہ

بغور سے اس رسالہ کو ملاحظہ فرمائینگے اور معلوم کر لیجئے کہ ہمارے
مذہب حق کے مسائل پر علماء و محققین نے علاوہ دیگر اکابر اہل سنت و جماعت
کس قدر صحیح ہیں اور اونکا مسلک اس مسئلہ میں کیا ہے اسکی پوری
تحقیق بعض تفاسیر و کتب عقائد اہل سنت میں مبسوط و مفصل موجود ہیں جسے
بخوبی حاصل ہو جائیگی بعد بفضلہ تعالےٰ کوئی تامل کی وجہ باقی نہیں رہتی
اور شایان شان محمدی کیا ہے یہ ہے کہ اس فضیلت خاصہ و مخصوصہ میں
حضور پر نور کیلئے کامل امتیاز و اعزاز سمجھنا چاہئے جو حضور پر نور کے
کے بعد کسی کو جیسا کہ ہمارے ائمہ دین متین سے ثابت و مصرح ہے چنانچہ
صاحب ترجمہ المجالس امام صفوری نے صاف الفاظ میں لکھا ہے جلد
دوم فصل لیلۃ المعراج۔ علماء کہتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے رب کے جمال جہان آرا کو دونوں آنکھوں سے
دیکھا اگر یہ حدیث حسن کے درجے سے گری ہوئی ہے صحیح اور درست بات
یہی ہے کہ آپنے ظاہری آنکھوں سے خدائے تعالےٰ کے دیدار کا شرف
حاصل کیا قرطبی سورہ انعام میں کہتے ہیں کہ ایک موقع پر حضرت ابن عباسؓ
و سائل بن کعب جمع ہوئے ابن عباس نے کہا ہم بنی ہاشم ہیں جو کچھ بولینگے
ہم سچ کہتے ہیں کہ جناب محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دو دفعہ اپنے
رب کو دیکھا اسکے بعد ابن عباس نے کہا کیا تمہیں تعجب آتا ہے کہ دوستی کے

ساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام مخصوص ہے اور کلام حضرت موسیٰ کے
ساتھ خصوصیت رکھتا تھا اور حضرت رب العزت کا دیدار حاصل ہونا جناب
پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے نصیب مین تھا یہ بات سنکر
حضرت ابی بن کعبؓ نے اللہ اکبر کا ایک ایسا زور سے نعرہ مارا کہ پہاڑ
بھی گونج اوٹھے امام احمد بن حنبل سے جب یہ مسئلہ دریافت کیا گیا تو آپنے
فرمایا کہ مین بھی وہی کہتا ہون جو ابن عباس نے کہا بیشک رسول خدا نے
خداوند جل وعلا کو دونون آنکھونسے دیکھا بیشک حضرت نے خدا تعالےٰ کو
دونون آنکھونسے دیکھا بیشک حضرت نے خدا تعالےٰ کو دونون آنکھونسے
دیکھا امام احمدؒ نے ان لفظونکو یہانتک پر زور لہجہ مین کہا کہ آپکا سانس
رک گیا انتہی بالفاظہ ملخصاً صاحب تفریح الاذکیا نور اللہ مرقدہ نے اپنی
جامع وصحیح تواریخ مین اس بحث کو نہایت مختصر لکھکر جامع طور پر یہ اختلاف
بیان کیا ہے وہو ہذا۔ اختلاف تیرہوان رویت الٰہی مین ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین بچشم سر دیکھا یا نہین حضرت
عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہین کہ جسنے کہا محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دیکھا
خدا کو اوس نے صدق نہ کہا اور دلیل لاتی ہین آیۃ لاتدرکہ الابصار
وہو یدرک الابصار۔ یعنے نہین دیکھ سکتین اوسکو آنکھین اور وہ دیکھتا
ہے آنکھون کو اکثر صحابی اس دلیل کے مخالف ہین اور حسن و کعب

حوالی مخالف ہیں وہ قول قابل حجت اور سند کے نہیں ہوتا امام نووی
کہتے ہیں ابن خزیمہ نے کہا ہے کہ عائشہؓ نے نفی رویت کی حدیث مرفوع
سے نہیں کی اگر ان کو کوئی حدیث مرفوع معلوم ہوتی تو البتہ بیان فرماتیں
تفسیر شاہی میں کہا ہے کہ آیت مذکورہ میں نفی ادراک ہے نہ نفی رؤیت
اور ادراک واقف ہوتا ہے اوپر جوانب وحدود شی مرئی بعض دیکھنے
والے کے اور رویت دریافت کرنا ایک شی کا ہے بینائی سے پس نفی
ادراک سے نفی رویت لازم نہیں آتی اور ابصار سے کافر و بخیل مخصوص ہیں
ہیں۔ وہ انس و ابن عباس اور حسن و عکرمہ رضی اللہ عنہم قائل
ہیں کہ حضرتؐ نے اپنے رب کو آنکھ سے دیکھا چنانچہ ترمذی نے عکرمہ سے
روایت کی ہے کہ ابن عباس نے کہا دیکھا محمد صلی اللہ علیہ نے اپنے
پروردگار کو عکرمہ نے کہا لا تدرکہ الابصار کس طرح فرمایا گیا ہے ابن
عباس نے کہا افسوس ہے تجھ پر اس وقت فرمایا ہے جب حضرت حق
بذات تجلی فرماتے اور ابن عمرؓ نے ابن عباس سے کہا ہے کہ محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھا اپنے پروردگار کو فرمایا بیشک
دیکھا، دیکھا، دیکھا اور مروزی نے امام احمد سے کہا کہ عائشہ
صدیقہ فرماتی ہیں جس نے کہا محمد نے اپنے رب کو دیکھا اس نے افترا کیا
اللہ پر یہ کلام کس طرح دفع کیا جائے (بعضا اس کا کیا جواب دیا جائے)

امام نے فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قول سے (جواب دیا جائے گا
فرمایا حضرت نے) رَأَیْتُ رَبِّي ۔ اور فرمانا حضرت کا بالاتفاق عائشہ
صدیقہؓ سے ہے کذا فی المواہب اور قاضی عیاضؒ نے شفا کہا ہے نقاش
نے امام احمد سے حکایت کی ہے کہ وہ فرماتے تھے میں بلحاظ حدیث ابن
عباسؓ کہتا ہوں کہ حضرت صلعم نے خدا کو بچشم سر دیکھا ہے اور اس
کلام کو اتنا تکرار سے فرمایا کہ انکا دم بند ہوگیا اور امام ابوالحسن اشعری
اور امام حسن بصری سے منقول ہے کہ قسم کہائی اور کہا کہ محمد نے اپنے
پروردگار کو دیکھا ہے اکثر صحابہ اسی پر متفق ہیں اور یہی مذہب ہے عروہ
ابن زبیر و کعب احبار و زہری اور تمام صحابہ و تابعین و تبع تابعین رضوان
اللہ علیہم اجمعین کا انتہےٰ میں کہتا ہوں حضرت علامہ موصوف نے اس مختصر
تحریر مگر جامع تقریر میں خوب داد تحقیق دی ہے اور ثابت کر دیا کہ اجماع
اجلہ و اکابر دین کا بیشک رؤیت عینی پر ہی ہے اور یہ بھی واضح ہوگیا کہ ام
المؤمنین عائشہ صدیقہؓ کا قول محض آیۂ لا تدرکہ الابصار سے استنباط و
اجتہاد تہا اور تفصیل اسکی آئندہ اور تشریح کے ساتھہ بیان میں آتی ہے
حق یہ ہے کہ کافی ہے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ
رَأَیْتُ رَبِّي کما صرح بہ الامام احمدؒ و ابن عباسؓ رآہ بعینیہ امام علامہ
محی الدین نووی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں روایتنا عن اصحاب التحریر الاصل

فی المسئلة حدیث ابن عباس حبر الامة والمرجوع الیه فی المعضلات
وقد راجعه ابن عمر فی هذه المسئلة وراسله هل رأی محمد صلی الله علیه وسلم
ربه عز وجل فاخبره انه رآه ولا یقدح فی هذا حدیث عائشة لان عائشة لم تخبر
انها سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول لم ار ربی وانما ذکرت ما ذکرت
متأولة لقول الله تعالی وما کان لبشر ان یکلمه الله الا وحیا او من وراء
حجاب او یرسل رسولا ولقول الله تعالی لا تدرکه الابصار والصحابی اذا قال قولا
وخالفه غیره منهم لم یکن قوله حجة واذا صحت الروایات عن ابن عباس
فی اثبات الرؤیة وجب المصیر الی اثباتها فانها لیست مما
یدرک بالعقل ویؤخذ بالظن وانما یتلقی بالسماع ولا یستجیز احد ان یظن
بابن عباس انه تکلم فی هذه المسئلة بالظن والاجتهاد وقد قال معمر
ابن راشد حین ذکر اختلاف عائشة وابن عباس ما عائشة عندنا با
علم من ابن عباس ثم ان ابن عباس اثبت ما نفاه غیره والمثبت
مقدم علی النافی انتهی کلام صاحب التحریر فی اثبات الرؤیة قال الشیخ
محی الدین فالحاصل ان الراجح عند اکثر العلماء ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم رأی ربه عز وجل بعینی رأسه لیلة الاسراء انتهی ترجمه
اس کا مطلب قریب مضمون سابق منقول ملاحظہ میں آچکا ہے
و مطلب تطویل ہے اہل علم اصحاب کے لئے یہ مختصر عبارت کافی ہے

اس سے زیادہ پوری بحث بوجہ احسن بالفاظہ علامہ نووی تفسیر
خازن عربی مطبوعہ مصر جلد ۴ صفحہ نمبر ۱۹۳ و ۱۹۴ میں مفصل موجود ہے
من شاء الاطلاع فلیرجع الیہا پس معلوم ہوا کہ قول راجح اکثر علماء و محققین
کے نزدیک تحقیق علامہ نووی یہ ہے کہ دیکھا ہمارے حضور انور علیہ
صلوات اللہ الاکبر نے لیلۃ الاسراء میں بعینی رأسہ یعنی اپنے سر کی دونوں آنکھوں
سے کے فالحمد للہ رب العالمین     امام اعظم و ہمام افخم مجتہد
مطلق و مقتدائے برحق
علیہ رضوان اللہ المنان کے اقوالات جلیلہ و خیالات جمیلہ اس مضمون مطلع عظمت
شان سرور انس و جان میں ملاحظہ کیجئے اور سنیئے اپنے قصیدۃ النعمان میں فرماتے ہیں
شعر انت الذی لما رفعت الی السماء بک قد سمت و تزینت لسراک   ترجمہ آپ
ہی وہ ہیں کہ جب آپکو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کی سیر کرائی تو آپکے سیر مقدم کے
اعزاز میں معراج کی رات کو آسمان بارونق اور پر زینت کر دیئے گئے۔ جب تو نے
اے والا حشم افلاک پر رکھا قدم پہنچی خبر مقدم کی خوشی تھا مرحبا کا غلغلہ شبانہ
ادھر رب جہاں قربان ادھر قدسی بیان۔ آراستہ ہفت آسمان صلّ علیٰ صلّ علیٰ
پھر فرماتے ہیں انت الذی ناداک ربک مرحباً ولقد دعاک لقربہ وحباک۔
آپ کی یہ شان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو مرحبا کہا اور اپنے قرب میں بلا کر بے
مہربانی و محبت ظاہر کی اور جو کچھ آپ نے مانگا سو عطا کیا سبحان کیا کہنا ان

بصری وبعین العین رأ وقد الستین بکا ازد خدا خود جب [illegible]
کرکے جگہ مرحبا کہ بعد کے ہے کہ ازین بعد [illegible] رخ و رقاشان سیدہ کرکے بولا
دیا۔ [illegible] کو عطا ہو [illegible]
حضرت اسماے آپ کے الذی اسری سبحٰن فرمایا۔ الانبیاء جمیع علی فضلت کہتے ہیں
آپکو اس لئے جیسے خدا کے اس پاک ہے جو لگے سننے وقت اس تمام [illegible]
سے حق ہوا فائق تو رابعہ پر الور حیدر [illegible] بخشا۔ کے معراج
ابیات رحمٰن الرحمٰن رحمۃ مصنف قصیدہ شارح تھا رہا نہیں [illegible] میں
میں بارہ سے نبوت میں معظم کہ بالاتفاق ہے حق معراج میں لکھتے ہیں کے تحت
آپنے لگے کو آسمانوں کرکے سوار پر براق جبرئیل ظاہری جسم بعد [illegible]
چنانچہ ہوئے الٰہی دیدار مشرف سے آنکھوں انہیں اور دیکھا باد [illegible]
عز ربی رأیت نے مالتماب رسا فرمایا کہ ہے لکھا [illegible] روایت میں [illegible]
سب آپ بار کئی بھی میں خواب کو رنگ و تاب رب [illegible]
لمحہ فیں دیکھیں نکاہے فتا بہ معاً شی کل عن [illegible] نفس [illegible]
لیست شمائل کے آپ سے واسطے والے حق و نقل یہ بھی [illegible] العین [illegible]
معراج علاوہ کہ ہے ثابت سے احادیث کتب و [illegible] کے مطابق [illegible]
باری رؤیت ماکان حال باتیں خواب میں و بیداری و نظر نوم بار کئی [illegible]
تے کرتے فرمایا آپ میں آیات جلالت حالات ایسے ہی رہے ہوتے مشرف سے [illegible]
سمیع سے سل مرسل نبی و لا مقرب ملک [illegible] یسعنی لا وقت اللہ مع لی [illegible]

پھر یکے از انبیا رفت ۔ آنجا کہ تو بال کر دست پریدہ ۔ ہر یک بقدر خویش
بجائے رسیدہ اند ۔ آنجائے کہ جائے نیست کجائے رسیدہ ۔ کر کے روشن چرخ
اور سے زمین کے سب دشت پھر کیا عالم بالا کو مشرف از گشت ۔

پھر کیا عالم بالا کو مشرف از گشت (حضرت لطف)

| | |
|---|---|
| طبق چرخ ز انوار تجلی برگشت | بمقامے کہ پر از سیم وفا کرد و طشت |
| چو شبے کہ بالا رود از دامن دشت | شب معراج عروج تو ز افلاک گذشت |

بمقامے کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی — حضرت شہیدی رح

قال احد من العشاق فی العربیۃ

| | |
|---|---|
| سر معراجک انکان عدیم الادراک | فہو الحق فلا شک علی من ہو شاک |
| انت من اسری یا احمد قلبی لفداک | شب معراج عروج تو گذشت از افلاک |
| بمقامے کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی | لامع النور کہ فی الدہر کما و تجلی |
| ولقد آثرک اللہ علی ما فیہا | لیس فی الخلق نظیر لک یا سیدنا |
| نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را | برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی |

( مولوی نقیر اللہ لاہوری رح

ایک اور اعلیٰ ثبوت طالب ہو جو بتائید رب ایزدی اثناء تحریر رسالہ ہٰذا میں نظر فقیر سے گذرا ہے محترمی و معظمی جناب مولٰنا الحاج مولوی ضیاء الدین صاحب سیالی حیثی دام فیضہم اپنی کتاب مستطاب ذکر ابرار شریف میں ارقام فرماتے ہیں

| | |
|---|---|
| کرد ان کو دیدن کے شعاع عرش کا<br>محل نور دیں کی سو ہے | چاہا ہے جنت اُن کو دیدار مصطفےٰ<br>پس رب طور دیدار پا اُنہے تجھے اعلیٰ |

حس سے روئت کا اسکے ان اشعار کی شرح میں تحریر کہتے ہیں
جہان سے ستہ بیے فوق و تحت شرق و غرب جنوب و شمال اجسام کے لئے
ہوتے ہیں اور اللہ تعالےٰ اجسام سے پاک ہے لہٰذا اپنے جہت دیدار
رب العزت سے سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم مشرف ہوئے سے

| | |
|---|---|
| کلام سعدی بیا نقل بشنید<br>دوان دیدن کے مصطفےٰ شنید | خداوند جہان را بے جہت دید<br>دلش در چشم چشمش در دلش بود |

(اگرچہ) اسمیں علما کا اختلاف ہے کہ آیا آپ نے اپنے قلب اطہر سے
دیکھا یا چشم اطہر سے (مگر) مذہب صحیح رؤیت چشم ہے اسکی تفصیل
کتب کتابیہ میں لکھی ہے بالخصوص روح البیان صفحہ ۲۸۰ میں بھی
تحقیق کی گئی ہے اور قول محقق یہ لکھا ہے فی کشف الاسرار
قال بعضہم راٰہ بقلبہ دون عینہ وہٰذا خلاف السنۃ والمذہب الصحیح انہ علیہ
الصلوٰۃ والسلام راٰی ربہ بعین راسہ آگے چلکر لکھتے ہیں کہ موسےٰ علیہ السلام
کو تجلی رب العالمین کو طور پر میں قلب سے تلا آنکھ یا عین راس سے کے
جواب میں لکھتے ہیں صحیح مذہب یہ ہے کہ حضرت ہو گئے کہ دیدار رب العزت دل
کی آنکھ سے ہوا اُسی روح البیان اُسی صفحے میں صاحب یہ قول محقق لکھا

ہے قد صح ان موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام رأی ربہ بعین قلبہ حین خرّ
الطور مغشیا علیہ۔ یہاں سے حضور پر نور سید انس وجان کی عظمت و رفعت شان
اس قدر ظاہر ہوئی جسکا بیان حیطۂ امکان و قدرت انسان سے خارج ہے
باوجودیکہ کلیم اللہ کو رؤیت رب عزت بچشم قلب سے ہوئی تاہم تجلی یعنے
غلبۂ نور الٰہی سے بیہوش ہوکر طور پر گر پڑے اور حبیب اللہ کو رؤیت باری
تعالیٰ آنکھ سے ہوئی اور آپ اسکی تاب لائے اور ثابت و برقرار رہے
سبحان اللہ کیا قوت اور کیا طاقت تھی علیہما الصلوٰۃ والسلام انتہیٰ المقام
الاسنیٰ ما نالہ احد۔ سوی محمد ن المبعوث بالحکم القول یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ
دیدار الٰہی اگر قطعاً محال و ناجائز ہوتا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جیسا
جلیل القدر نبی امر محال و ناجائز کا سوال نہ کرتے قال موسیٰ رب ارنی
انظر الیک کما قال النووی فی کلامہ المبسوط و رؤیۃ اللہ فی الدنیا جائزۃ
و سؤال موسیٰ ایاہا دلیل علی جوازہا اور یہ دولت تو بفضل اللہ الملک
العلام اولیاء کرام و صوفیاء عظام عرفاء ذوی الاحترام علمائے غلامان غلام حضرت رسول
علیہ الصلوات والسلام تک پہنچی ہوئی ہے ہمارے کتب دینیہ معتبرہ میں تفصیل
ایسے واقعات مرقوم ہیں بلکہ کتب عقائد میں بالتشریح مسطور ہے جیسا کہ
حاشیہ فی المنتہیٰ میں مذکور ہے متمسکین بالمحکی عن السلف کما روی عن احمد
رأی فی المنام ربی فقلت کیف الطریق الیک فقال اترک نفسک و تعال (بقیہ)

[illegible] مثل الاولیاء [illegible]

[illegible] ورد [illegible] عن ہریرۃ

[illegible]

[illegible] محمد بن علی حکیم الترمذی

[illegible] علی القاری اولیاء عظام

[illegible] سے توجہ و فیضان رسالت وغیرہ

[illegible] سے مشرف ہو جاتے ہیں کہ حال الخوقہ پر کرامت

[illegible] ہر گرا باشد ز سینہ

[illegible] عرش کرسی [illegible] مکاشفات

[illegible] علامت عاشق ہمہ

[illegible] اس مقام پر صاحب تفسیر [illegible] لکھتے ہیں جب عشق [illegible]

[illegible] اپنے [illegible] کے انوار سے ارواح قدسیہ کا لطیفہ کو

منور کرتا ہے تمام جسم انکا نورانی ہو جاتا ہے لطائف عشرۃ ظاہرہ

باطنہ کو [illegible] کر استغراق و فیضان کا مخزن بنا دیتا ہے اور [illegible]

ان انوار کا خاصہ ترقی ہوتی ہے اور فضا کے قلب میں وہ وسعت عطا

ہوتی ہے [illegible] حدیث قدسی میں ایک لفظ انکی اس طرح وارد

ہے لا یسعنی ارضی ولا سمائی و وسعنی قلب

عبدی المؤمن مولانا روم قدس سرہ نے اسی کیطرف

اشارہ کیا ہے [illegible] ظاہر شد [illegible]

پھر رح — بالطف گفتہ معنوی حضرت شیخ — بکمال اس مضمون کو بیان کرتے ہیں —

| | |
|---|---|
| گفت پیغمبر کہ حق فرمودہ است | من نگنجم ہیچ در بالا و پست |
| در زمین و آسمان و عرش نیز | من نگنجم این یقین دان اے عزیز |
| در دلِ مومن بگنجم اے عجب | گر مرا جوئی از آں دلہا طلب |
| گر بیابی کردسید دل خداست | پس تر آنظیم بر دل مرعام ہست |

صدق اللہ عز وجل فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدًا — ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نسبت بروایت صحیح منقول ہے کہ آپنے حضرت رب العزت کو خواب میں کامل سو بار دیکھا تمام کتابوں میں لکھا ہے کہ حضور سید المرسلین صلعم نے جو کچھ بصری طور پر شب معراج میں ملاحظہ فرمایا وہ سب کچھ نور قلب قلبی طور پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا علما فرماتے ہیں یہی وجہ تھی کہ حضرت صدیق اکبر نے جناب رسالتماب کو واقعہ معراج کے ظاہر فرمانے پر کہدیا صدقت یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوا کہ حضرت صدیق رض ہی دیدار پروردگار سے بچشم قلب مشرف و ممتاز تھے چند بزرگوں کا ذکر اوپر تحریر ہو چکا صاحب تذکرہ نے حضرت ابو بکر عسقلانی رح کا جناب باری کو خواب میں دیکھنا ثابت کیا ہے اسمیں ہی حضرت سری السقطی بھی دیدار رب العزت سے مشرف ہوئے اسمیں بروایۃ المرزوق مصری ایک عارف کامل قول منقول ہے انا ملاحظہ باعین قلبہ والقلب یعرف

حضرت شبلیؒ فرماتے ہیں میں نے ایک عارف باللہ مست
رہتے [illegible] کو [illegible] دیکھا کہ ذوق و شوق میں یہ شعر پڑھتا ہوا
جا رہا تھا [illegible] ہو گئی ۔۔ وحبک فی قلبی فلا ین تغیب ۔ میں نے
[illegible] کہا یہ کیا کہتا ہے کہ میں ہر وقت اپنے رب کو
دیکھتا ہوں کہا مجھے اس مقدس ذات کی قسم ہے جس نے اپنی محبت میرے
دل میں [illegible] جگر کو وصل [illegible] اور اپنے قرب کی چاشنی سے مجھے
[illegible] سرشار کیا ہے کہ اگر وہ مجھ سے پلک جھپکنے کے برابر بھی حجاب میں
رہے تو میں [illegible] دل دیدوں کی ہے زندہ انست کہ با دوست
[illegible] حضور غوث اعظم سیدنا الشیخ محی الدین جیلانیؒ کہتے ہیں کہ ایماندار
[illegible] کا جلوہ آجاتا ہے پس علم کا نور
[illegible] معرفت [illegible] کی طرح الٹا ہے پس اہل علم و بردباری کے
[illegible] روشنی [illegible] اور علم کے چاند کی روشنی سے آخرت کی طرف
[illegible] اور معرفت کے آفتاب کی روشنی سے اپنے مولا جل جلالہ کو دیکھتا
ہے سبحان اللہ ثبت بالعیان خود حضور پیرانِ پیر قدس سرہ سے خداوند
قدوس تعالےٰ کی زیارت سے مشرف ہونا ثابت حضرت بایزید بسطامیؒ کی
معراج روحانی [illegible] ملاقات حضرت [illegible] کتاب تذکرۃ الاولیاء
[illegible] فرید الدین عطارؒ میں موجود ہے [illegible] الانسان سری [illegible]

کے روض الریاحین کبیر خزینۃ الاصفیاء سفینۃ الاولیاء سیر الاولیاء
اخبار الاخیار حضرت شیخ محقق دہلوی کی ان سب میں اگر کوشش مردانِ خدا و
مقبولانِ بارگاہ رب العلا ایسے نظر آئینگے جنسے رؤیت باری ثابت و مشہود
ہے پہر مقام انصاف اور جائے تدبر ہے کہ جب غلامانِ بارگاہِ رسالت پناہ
کو یہ مرتبہ حاصل ہے تو حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی ذات گرامی
صفات پر کیون نہ ایمان رکہا جائے کہ اللہ تقدس و تعالے نے بلاشبہ آپ کو
رؤیت عینی کا شرف بخشا ورنہ یہ یاد رکھنے کی قابل بات ہے کہ اگر بفرض محال
قطعاً رؤیت عینی نا قابل تسلیم ہے تو جزماً رؤیت قلبی ہی ثابت کرنا بھی نا قابل
تسلیم ہوگا کہ صحابہ میں خود اختلاف ہے اور سکوت ضرور موجب سلامتی ہے مگر
اس اختلاف میں نہ کہ اعتقادیات میں کہ وہان تو اقرار باللسان و تصدیق بالقلب
کی ضرورت ہے خصوصاً اس آزادی کے زمانے میں کہ جابجا اتباع شہوات و انہماک
سیئات کا بازار گرم ہے دین کی طرف رغبت نہایت کم اور دنیا و لذائذ دنیا میں
بیباکی و مدہوشی کہ عاقبت سے بیغم پہر بہتر فرقوں میں سے بہتر ہزار فرق کا شیوع
ہوچکا ہے ہر سچے مسلمان و کامل الایمان کا فرض ہے کہ شعائر اسلام و عظمت
حضرت رسول علیہ السلام کے برقرار رکھنے میں کامل کوشش اور پوری ہمت
سے کام لے السعی منا والاتمام من اللہ تعالے غم دین خور کہ غم غم دین است
اطہار را ہمہ شربت ز گلاب و قند است — قوت دانا ہمہ از خون جگر سے بینم

[illegible] مطالعہ کیا ان دونوں رسالوں کا ان کتب مشہورہ جناب قطب الدین صاحب قلم [illegible] الحرمین و [illegible] میں آئے ہیں جن کو رسالہ نام اور وظائف کے ذریعہ ناظرین کے موجب فائدہ دینی ہو گیا ہے اور اشعار مستند میں مقصود میں جو پیش نظر ہے خود ایک شعر بعد رسالہ کو ختم کرتا ہوں وہ بیت اللہ القائل بنا الذی اشرقت الانوار [illegible] بالروح والجسم اسرے فی الظلام [illegible] ولیس یکن سیر اللہ فی الظلم مطلع البدر فی الافق السبع الطباق [illegible] اور رسالہ شہ [illegible] من والذی [illegible] محمد [illegible] آپ تو سیر اونچے اونچے افق [illegible] جس وہ مبارک جس پر مثل غرہ کے انوار اس طرح چمک اٹھے گویا کہ وہ اندھیری رات میں چودھویں رات کا چاند ہے اللہ تعالی نے اندھیری رات میں جسم اور روح کے ساتھ آسمانوں پر لیا اور چودھویں رات کی چاند کے اندھیرے [illegible] کا نور [illegible] کرسکتے وہ براق پر سوار ہو کر ساتوں آسمانوں پر پہنچ گئے [illegible] اور [illegible] نگاہ وشہود کیا آپ کے علاوہ کون ایسا ہے کہ جو اپنے خالق سے اس قدر قریب ہوا کہ دو کمان یا اس سے بھی کم کا فرق رہ گیا۔ ایک اور [illegible] عاشق سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible] کہتے ہیں سبحان اللہ [illegible] وصل [illegible] ذکر صاحب التنویر فی سیل العجاج [illegible] الانشاد البیت الذی یحکی لبعد حصین [illegible] بالہ۔۔۔۔

| | | |
|---|---|---|
| ما لہ فی العالمین مماثل | | کلا ولا فی الکون من اشکالہ |

| | |
|---|---|
| سرت بہ فی لیلۃ سعیدۃ | وطی السموات العلی بنعالہ |
| فی الملک والملکوت طوع مسیرہ | والکون والاکوان تحت نعالہ |
| حتی دنی من قاب قوسین العلی | وسعی کذا المعشوق فی اقبالہ |
| قربی وشاهد ذا الجلال بعینہ | ما زاغ منہ الطرف عند مآلہ |
| کلا ولا کذب الفؤاد وکیف لا | وہو الحبیب ودعی لاجل جمالہ |
| ہذا الذی قد خط فی العرش اسمہ | بصفاتہ ولغوبہ وجلالہ |

ترجمہ: وہ سید مختار بدر کامل پروردگار ہے کہ تمام بدور زمانہ اسکے سامنے ہلال کیطرح ہین دونون جہان مین نہ اُسکی کوئی مثال ہے اور نہ ہرگز کونین مین اُسکی سی کوئی شکل ہے

شعر

| | |
|---|---|
| صورت اینگ کی آئی نہ زمانہ مین کبہا | کوئی ہو ڈہونڈہے چراغ یہ بیضا لیکر |

ایک مبارک رات مین آسمان کیطرف سیر کرایا گیا جسمین اُس حبیب خدا نے جو تیون کیساتہہ سموات علے کو طے کیے۔ پس ملک اور ملکوت تو اُسکا داہنا ہاتہہ ہے اور کون و اکوان یعنے کون و مکان اُسکے بائیں ہاتہہ کے نیچے ہے قاب قوسین کی بلندی پر یہانتک نزدیک ہوا کہ معشوق نے اُسکی آمد مین جلدی کی پس دیکہا اُس نے اور مشاہدہ کیا ذو الجلال والاکرام کو اپنی آنکہہ سے اور اُس شب تک کہ دیکہنے مین اُسکی نگاہ کج نہ ہونے پائی (ما زاغ البصر و ما طغی) اور نہ اُوسکے قلب نے کیفیت دیدار کے محسوس کرنے

میں خطاب اور نمبر کو بکر جو کہ پیشتر ہی گزرتے تھے لا یجعل اللہ صلاۃ عاصی کرو
کہ رسول اللہ کی بیں پر وہ بے حقیقت مرضی علیم شاہ کہا گیا اور کہا گیا کہ
مضمون کے ساتھ اور تعریفوں کے ساتھ اور جلال کیا گیا ہے۔ اللہ غنی شان والا

محمد ہے ہے عرش بریں زیر کف پائے محمد ای دین بجد یکے شیفتہ

اور دیدہ رسالت کے گستاخ تمہیں شرم کرنی چاہیے کہ مسلمانی کا دعوی اور
منصب شان رسالت میں شرمناک گستاخیں دیکھو عاشقوں اور کامل الایمانوں
کے یہ کلام ہوا کرتے ہیں دلوں میں سرور پیدا کرتے ہیں اور آنکھوں میں
نور بھرتے ہیں۔ یہی حال صحابہ کرام کا تھا۔ عشق رسالت پناہ میں ایک وہ زمانہ
تھا کہ حسان العرب اعدا مکہ کے سامنے کھڑے ہو کر مدح رسول مقبول کہتے
اور گویا فان ابی و والدتی وعرضی لعرض محمد فدیٰ وقاءٗ۔ میرا باپ
میرا دادا اور میری آبرو رسالتمآب کی آبرو پر فدیہ ہے تم مجھے برا بھلا کہدو
مگر محمد کی طرف سے زبان نہ کھولو اور وہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہ
ایک اب یہ بعض زمانے کے مسلمان ہیں کہ جنکی ہانیت میں گستاخی رسالت کئے ہوئے ہے
منقص بہوں میں کتابیں کی کتابیں لکھتے اور چھاپتے ہیں اگر ذرہ بھر بھی بوئے
محبت جلوہ فرما ہوتا تو یہ کلمات ان کے قلم سے نکلتے کہ اپنے پیشوا شیطان
العلیں کا علم تو منصوص ہے حضور سرور عالم کے وسعت علمی پر کونسی نص قطعی
معاذ اللہ پھر یہ کہ اسطرح حضرت رسالتمآب کیلئے انکی ذات اقدس کے لیے علم

تے مانتے ہیں ایسا علم غیب تو ہر بچی مجنون بہائم چوپائے پاگل بچے کو حاصل ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک اور یہ کہ حضور کے لئے علم غیب اگرچہ عطائی ہو اگرچہ اضافی ہو اگرچہ بالمعجزہ اگرچہ باعلام اللہ ہو کسی طرح شرک اور کفر سے خالی نہیں دیکھو فتاوی رشیدیہ وتقویۃ الایمان وبراہین قاطعہ وتحذیر الناس بے دینی اہلسنت سے واقف ہون المہند کی کتب مناظرہ ملاحظہ فرمائیں مع رجمین اور احباب کے بچائیں یا مجلس جمعیت الاحناف میں تشریف لاکر لطف تحقیق حاصل کریں واللہ الہادی وولی الایادی مجھے الی بحث الرویتہ اور اضح ہے علامہ برزنجی فرماتے ہیں هنالك بالمعراج باذن مشرعا ليرقى الى السبع الطباق تختمان - وجاوزهن الكل والروح خادم بحضرة العليا بمشهد عرفان الى ان دنى من قاب قوسين ادنى وشاهد ذات الله رؤية اعيانا یہی بزرگ جزء اول شرح معراج بیان کرتے ہیں ثم اسرى بروحه وجسده يقظة الى المسجد الاقصى وجاء به القدسية وعرج به الى السموات پھر آگے چلکر لکھتے ہیں ثم رفع الى سدرة المنتهى - الى مقام المكاشفة الذي قربه الله فيه وادناه - واماطله حجب الانوار الجلالية واراه بعيني راسه من حضرة الربوبية ما اراه - مطلب

ان جملہ عبارات کا یہ ہے کہ معراج کی شب آپ ساتوں سمٰوات کی سیر کرتے ہوئے مع جسم اور روح کیا تھا۔ اس کمال بیداری کی حالت میں آپ مسجد الحرام سے لیکر مسجد اقصٰی اور وہاں سے سدرۃ المنتہٰی تک اور آگے مقام قوسین او ادنیٰ پر پہنچکر اپنے رب تبارک تعالیٰ کو بعینہٖ اس بچشم سر دیکھا۔ اس طرح ملاحظہ کیا جائے

کلام منقبت نظام حضرت علامہ زمان فہامۂ دوران وحید العصر فرید الدہر التقی النقی والمتورع الزکی قدوۃ العلماء وزبدۃ الفضلاء مولانا الحاج الفاضل العالم العامل الکامل المقبول الربانی علامہ محمد یوسف النبہانی دام الفیض السبحانی کرامال ایضاً تعالیٰ بعید حیات جو بن مقبول ایک رحمت تعالیٰ عاشق سید المرسلین جن حضور رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو مشہور ملقب فرمایا آپ کو کر بنھانی نبہانی

اپنے دیوان العقود اللؤلؤیہ فی المدائح النبویہ میں فرماتے ہیں :-

| | |
|---|---|
| نعش منعم محمد بالعرایا | الغر منہا المعراج والاسراء |
| جمیع الافلاک مع ملکوتہ | قد تباعت ورای فیہا البہاء |
| ورای اللہ بلا کیف وحصر | لا مکان یحویہ لا اناء |

ترجمہ بزبان محت اشعار لکھتے ہیں :- ای رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعینی راسہ اللہ تعالیٰ بلا کیفیۃ من کیفیات الحوادث وغیرہ الخ

مما تحمل عليه سبحانه تعالى للبرهان ٩٣ من تكتب بين

| | |
|---|---|
| ودنا فتجلى بالمصطفى في النور منفردا | حتى رأى ربه والكيف مجهول |

برهانا من كتب بين أناف بليلة المعراج تدلاه على كل الورى أعلى وأعطى
رأى المولى بلا شبه ومثل + ولا كيف تعالى الله جلّ
جلاله ورأى الاولة مقدسا + فجاءه سر النبي ليغشى غشاء
من ربه وجاز على سدرة المنتهى وعن سيرة جبرئيل انتهى
وزجوه في النور حتى اتصل + إلى رؤية الحق بعد الكلام
عليه الصلاة عليه السلام . ہمارے شیخ بزرگ امام الظاہر والباطن
مقدام الشريعة والطريقة غوث الاعظم وغياث الانجم مسند آرائے بغداد قدس
وافاض علينا بو فرماتے ہیں۔ اے شرف فرش نعلین تمہارے کی گرفتہ و غازین تو

سرو قدت سر بفلک آخته — سایہ بفرق ملک انداخته
لال ازان طوطی شکر شکن — آمده با روح قدس در سخن
علت غائی ہمہ عالم اوست — سرور اولاد بنی آدم اوست
واسطہ فیض وجود ہمہ — واسطہ بود و نبود ہمہ
آمده ہمہ جا انتہی در داو — ہر دو جہان قیمت یک موی او
خطبہ دران روز بنام تو بود — گو نہ زبان بود و نہ گفت و شنود
نوبتی دولت تو تا ابد — نوبت پیغمبری تو زند

حضرت خواجه خواجگان معین الدین چشتی سنجری اجمیری قدس سرہ فرماتے ہیں

نور حق است آن محمد ذات نبی ... همچو نور ماه کو از شمس است اکتساب

[illegible] ... در شب اسرا چو آن [illegible] در رکاب

[illegible] ... چون کند دم [illegible] خواجه عالیجناب

[illegible] ... کشف اسرار [illegible] ام الکتاب

شد [illegible] ضمیر جبریل ... [illegible] شعاع از آفتاب

[illegible] اکمال الفضال ... چونکه بیرون آمد انوار تجلی از حجاب

[illegible] حضرت [illegible] شیخ فریدالحق والدین عطار قدس سرہ مثنوی

منطق الطیر [illegible] خواجۂ کائنات ٭ سایۂ حق نور آن خورشید ذات

[illegible] این جهان و آن جهان ... [illegible] ای آشکار و [illegible] نهان

خواجه دنیا و دین گنج وفا ... صدر و بدر هر دو عالم مصطفی

آفتاب شرع و دریای یقین ... نور عالم رحمة للعالمین

جان پاکان خاک جان پاک او ... جان [illegible] آفرینش خاک او

[illegible] انبیاء ... رهنما و اولیاء و اصفیاء

[illegible] دو عالم [illegible] خاک او ... عرش و کرسی کرده قبله خاک او

[illegible] انبیاء ... رهنمای اولیاء و اصفیا

مہتر اسلام و ہادی سُبُل — مفتیِ غیب و امام جزو کل

خواجۂ کز ہرچہ گویم پیش بود — وز ہمہ چیز از ہمہ در پیش بود

ہر دو گیتی از وجودش نام یافت — عرش نیز از نام او آرام یافت

آفرینش را جز او مقصود نیست — پاک دامن تر از او موجود نیست

کردہ در شب سوئے معراجش روان — سرِ کل با او نہادہ در میان

بود از عزّ و شرف ذو القبلتین — سایۂ بے ظلّ او در خافقین

اوست سلطان و طفیلِ او ہمہ — اوست شاہنشاہ و خیلِ او ہمہ

چون بخلوت جشن سازد با خلیل — پر بسوزد در نگنجد جبرئیل

عقل را در خلوتِ او راہ نیست — علم نیز از وقت او آگاہ نیست

در پناہِ اوست خود یکسر بہشت — در رضائے اوست مقصود بہشت

اللّٰھمّ صلِّ وسلم و بارک وکرّم علیہ

حضرت عارف باللہ حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

امامِ رُسُل پیشوائے سبیل — امینِ خدا مہبطِ جبرئیل

کلیمے کہ چرخِ فلک طورِ اوست — ہمہ نورہا پرتوِ نورِ اوست

شفیع الورا خواجۂ بعث و نشر — امام الہدیٰ صدرِ دیوانِ حشر

شبے بر نشست از فلک درگذشت — بتمکین و جاہ از ملک درگذشت

چنان گرم در تیہ قربت براند — کہ در سدرہ جبریل ازو باز ماند
بدو گفت سالار بیت الحرام — کہ ای حامل وحی برتر خرام
چو در دوستی مخلصم یافتی — عنانم ز صحبت چرا تافتی
بگفتا فراتر مجالم نماند — بماندم کہ نیروی بالم نماند
اگر یک سر موی برتر پرم — فروغ تجلی بسوزد پرم
چو صیتش در افواہ دنیا فتاد — تزلزل در ایوان کسری فتاد
نہ از لات و عزی برآورد گرد — کہ تورات و انجیل منسوخ کرد
نماند بعصیان کسی در گرو — کہ دارد چنین سیدی پیشرو
چہ وصف پسندیدہ گویم ترا — علیک الصلوٰۃ ای نبی الورا

سبحان اللہ یہ شان جناب سعدیؒ کے کلمات شعر جو وہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کی نعت میں ... کی اور انتخاب قدر ... قطرہ از بحر ... اگر ایسے انتخابات
... [illegible] ... ضخیم ... ضخیم ...
... [illegible] ... بالا ... تبرک کے طور پر
... [illegible] ... الحاج ... لکھے گئے ... اللہ تعالیٰ
... [illegible] ... عاجز و نقص کیلیے
... [illegible] ... اللہ عز و جل
... [illegible] ... یاد آیا

شعر میں ایک نعت کے آپ بیان کرتے ہیں جی چاہتا ہے کہ اوسے بھی درج کردون فرماتے ہین۔ ۵

| | |
|---|---|
| ذات خداوند کہ خفی ست بعالم | پیدا و عیان ست بچشمان محمد ﷺ |

یہان حضرت شیخ رحمة اللہ علیہ نے کھلے اور صاف لفظون مین رویت عینی جناب رسالتمآب ﷺ کی ثابت کردی ہے اوس شعر کے یہ ہوئے کہ وہ ذات خداوندی جو خفی الالطاف ہے اور عالم کی نظرون سے پوشیدہ ہے کسی کی عقل کی رسائی اور فہم کی پہنچ تک وہان نہ ہولی تو فرماتے ہین۔

| | |
|---|---|
| ز دیدار رخ تو آتش بزد مرغ وہم | شد ز دل و بشفش سوخت فہم |
| درین ورطہ کشتی فروشد ہزار | کہ پیدا نشد تختہ بر کنار |

جس دیدار کا اور خالق الارض والسماء تک پہونچنا بجز سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کس بشر کا حصہ اور زہرہ تھا۔ چنانچہ وہ ذاتِ رب العُلا جو کہ خفی الاخفا ہے۔ پیدا و عیان ست بچشمان محمد ﷺ ظاہر اور عیان ہے آپکی آنکھون کے آگے۔ بیت

| | |
|---|---|
| بیک چون دیدیم در تفسیر مازاغ البصر | شرح خاتم مست شور انگیز جانے رو بود |
| کیما تفوز بوصل ای مستتر | عن العیون وسر ای مکتتم |
| فحزت کل فخار غیر مشترک | وجزت کل مقام غیر مزدحم |

تصحیح حافظ پیر الٰہی بخش ۱۲۹۹ — و بعد خیر خلق اللہ کل نعیمہ

(از جناب ... رحمۃ اللہ علیہ)

اے خداوند ... شرف ... بعد از سید ہا صفا
... سو ... سامان ارشاد مقصود ... نما ہے
... باب ... تحقیق ... فروز جلوہ اندوز
... جناب حضرت ... کے ہیں۔

سوئے سوال کرد ... لن ترانی شنید

او را بکام دولت دیدار بردہ ام

زیں جمال ... سر طور گرد ای — آنکس ارنی بگوید لن ترانی

... الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ ... علیٰ خیر خلقہ و نور عرشہ
سید الانبیاء والمرسلین و علیٰ آلہ و اصحابہ ... اجمعین برحمتہ

یارب بحرمت ... — باشد کہ شود ... کارم
... — سرور ... احمد مختارم

والسلام مع الاکرام

کتبہ عبدہ المذنب ... القادری ... ابو ... غلام رسول
... کان اللہ و عفا عنہ۔

# تقریظ و تصدیق

از حضرت عالیہ جناب مولانا الفاضل الکامل عمدۃ الاماثل مولوی حافظ سید

شاہ ابو البرکات محمد المرتضیٰ حسین حسنی حسینی حنفی قادری برکاتی دام فیضہ العالی

مقیم مارہرہ شریف ضلع ایٹہ

آجکل ہندوستان مذاہب مختلف عقائد اور مختلف فرقوں کے لحاظ سے دنیا کا ایک طلسمات کدہ بن رہا ہے استقدر مذاہب فرقہ جات کے عقائد اصول کو دیکھکر جو بالکل ایک دوسرے کے خلاف ضد اور نقیض واقع ہیں ایک حق کا متلاشی سچائی کے نور کا طالب متحیر المخناء ہے۔ تاریکیاں استقدر پھیل گئی ہیں کہ ایک متلاشی کی راہ میں نور ایمان کے سامنے دبا ہوا اور جیسا معلوم ہوتا ہے اور سخت ٹھوکر کا باعث ہو رہی ہیں عقائد باطلہ اور رذائل ناقصہ کی شب دیجور چاروں طرف پھیل رہی ہے اصول حقہ اور اخلاق فاضلہ کے آفتاب کی روشنی منہ چھپا رہی ہے ہر چہار سمت سے اسلام اور عقائد اسلامیہ پر یورشیں کی جا رہی ہیں بیرونی دشمنوں کے علاوہ اندرونی دشمنوں نے اسلام اور عقائد اسلامیہ پر حملہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ کوئی معجزات کا منکر کوئی معراج کا بجسدہ منکر ہے کسی نے سرے سے نبوت ہی کو اڑا دیا ہے۔ ایسے زمانہ میں ضرورت زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر ایک شخص جسکو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے احیائے اسلام کیلئے کمربستہ ہو کر مخالفین کے جوابات عقلی اور نقلی دلائل سے دیکر تائید اسلام کرے میرے مطالعہ میں اسوقت ایک رسالہ مسمّٰے "معراج احمد مختار و رویت پروردگار" ہے جسکے مصنف میرے مخدوم و مکرم معظم محترم جناب الحاج جناب مولانا مولوی حافظ غلام رسول صاحب خطیب امام مسجد جامع قصبہ ہانسی ضلع حصار کرتے ہیں۔

مین نے اس رسالہ کا اکثر حصہ دیکھا ہی علاوہ چند دلکش نظمون کے مصنف موصوف الصدر نے رویت باریتعالی عزاسمہ وجل مجدہ کو بھی ایک عمدہ پیرایہ سے ثابت کیا ہی اور اس بات پر اچھے اچھے دلائل قائم کئے ہین کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے رب العزت جل جلالہ وعم نوالہ کو ان ظاہری آنکھون سے دیکھا نہ دل کی آنکھ سے اللہ تعالے بتصدق اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے مصنف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور شرور زمانہ سے نگاہ رکھے اور اعلائے کلمۃ اللہ اور احیائے سنت مین مصروف رکھے آمین ثم آمین بجاہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم

حررہ فقیر ابو البرکات سید ارتضا حسین قادری برکاتی مارہروی نبیرہ حضرت سید شاہ برکت اللہ صاحب قدس سرہ العزیز

**خاتمۃ الطبع** - الحمد للہ والمنہ کہ بتصدق حضرت صاحب التاج والمعراج سرور انبیا شہنشاہ دوسرا جناب پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم رسالہ ہذا مسمی معراج احمد مختار ورویت پروردگار جسکی اسوقت بد مذہبون اور بد اعتقادون کے مقابلہ مین بڑی ضرورت تھی فخر الحاج افتخار حفاظ جناب ابو الرجا مولانا غلام رسول صاحب قادری چشتی حنفی سنتی پیش امام جامع مسجد صدر بازار کراچی سلمہ اللہ تعالی نے تالیف فرما کو بعجلت تمام کراچی سے کاپیان لکھوا کر یہان بھیجا اور اوسکو مطبع حسنی مولوی محمد حسن خانصاحب مرحوم مین چھاپ کر خاکسار محمد فضل حسن صابری سب ایڈیٹر و منیجر اخبار دبدبہ سکندری ریاست رامپور نے ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۹۔ اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء یوم مبارک دوشنبہ کو شائع کیا۔

بحسن سعی وکوشش برخوردار محمد خادم حسن خان صابری طبع ہوا۔